سید کاشف گیلانی

دُخترانِ قومِ مسلم

لوگ کہتے ہیں مگر خاموش ہیں اہل ِ سخن
بِک گئے اغیار کے ہاتھوں میں اربابِ وطن
اُن کی آنکھوں سے لہو بہنے لگے گا بالیقیں
میں اگر کہہ دوں چمن والوں سے رودادِ چمن
کھا گئی ہے غیرت ِ اسلاف ، تہذیب فرنگ
دُخترانِ قوم مسلم ہوگئیں بے پیرہن
اہل ِ دانش نے فضا پر خوف طاری کردیا
بزدلی نے لوٹ لی ہے عصمت دارورسن
بے حسی اتنی ہے کوئی سوچتا تک بھی نہیں
کیوں مسلمانوں کے لاشے سڑ رہے ہیں بے کفن
کون پوچھے کس لیے مارے مسلماں بے خطا
کیوں لہو سے سرخ ہیں بغداد کے دشت و دمن
تیرہ و تاریک شب میں کچھ نظر آتا نہیں
ہر طرف مایوسیاں ہیں اے خدائے ذوالمنن
جذبۂ شوقِ شہادت روک سکتا ہے اسے
کروٹیں لیتا رہے گا کب تلک چرخِ کہن
کفر نے کاشفؔ مسلمانوں کو للکارا ہے پھر
پھر ہمیں مطلوب ہے اک بازوئے خیبر شکن

جعفر بلوچ

آہنگِ پاک

پاکستانی فی الواقع بن جائیں ہم
پاک وطن کی ایسے شان بڑھائیں ہم
ہر ذرّہ اس دھرتی کا ہو رشکِ سحر
نورِ عمل سے یوں اس کو چمکائیں ہم
پہلے بھی یہ اونچا ہے ماشاء اللہ
اور اونچا اپنا پرچم لہرائیں ہم
پھر یہ دیکھیں کون ہے چھوٹا کون بڑا
تقویٰ کو پہلے معیار بنائیں ہم
امن اور عافیت میں ساری دنیا ہو
خیر و کرم کا وہ آئین اپنائیں ہم
دشمن اپنا گورا ہو یا کالا ہو
اس کو اس کے کیفر تک پہنچائیں ہم
اپنے وطن میں پالیسی بھی اپنی ہو
نام و نشانِ استعمار مٹائیں ہم
ہر بُش ہر کوڑا کرکٹ سے صاف کریں
اپنے چمن کو اب اس طور سجائیں ہم
جو خسرو پرویز تجاوز حد سے کرے
انجام اس کا اس کو یاد دلائیں ہم
پھر سے چلیں ہم خیر بشر کے رستے پر
پھر سے جعفرؔ خیرِ امم کہلائیں ہم